آئی ایس آئی۔۔۔ایمان، اتحاد، تنظیم کا لاثانی ادارہ

شاعرِ مشرق کے خواب کی تعبیر، قائداعظم محمد علی جناح کی مثالی قیادت، جذبہ اخوت سے سرشار قیادت اور اللہ رب العزت کی خاص رحمت سے پاکستان کی صورت میں دنیا کے نقشے پر ابھرنے والی ریاست کو۔ایمان، اتحاد، تنظیم کے بنیادی اصولوں کے ستونوں پر کھڑا کیا گیا۔یہی وہ اولین درس تھا جو قائداعظم محمد علی جناح نے اس ریاست کے مستحکم اور طاقتور ہونے کیلئے ایک ہجوم سے قوم میں تبدیل کرتے ہوئے دیا تھا لیکن بدقسمتی سے مخلص قیادت کے فقدان سے یہ لافانی قانون ہمارے معاشرے اور اداروں کا نصب العین اُس طرح نہ بن سکا جس طرح ایک نوزائیدہ ریاست کو اس کی ضرورت تھی۔جس کی وجہ سے آج ہم قدرت کے تمام عطیات، وسائل اور ٹیلنٹ کے باوجود تیسری دنیا کے پسماندہ ممالک کی طرح زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔جدید دور میں کمپیوٹر کی تحقیق کے شعبہ میں معاونت اور اجارہ دری سے کسی کو انکار نہیں مگر ہمارے ملک کے تمام حقائق، مسائل، حالات و واقعات کے اعداد و شمار کمپیوٹر کو بتا کر اس کا حل تجویز کرنے کو کہا جائے تو اس کا شاید ایک ہی جواب دے۔بھئی! یہ ملک اب تک کیسے چل رہا ہے؟؟ میں نے بدترین دہریوں کو کہتے سنا ہے کہ ''یقیناً کوئی ایسی مخفی طاقت ہے جو اتنے خراب حالات اور ناقص حکمرانوں کے باوجود ملکی نظام چلائے جا رہی ہے''۔واقعی اللہ تعالی کی خاص کرم نوازی ہے کہ ہم بے شمار اندرونی اور بیرونی ملک دشمن عناصر کی تمام تر کامیاب کوششوں کے باوجود بہتری کی امید لگائے آج بھی قائم و دائم ہیں۔ہم میں آج بھی کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جن کے جذبہ ایمانی کی طفیل ہم آزاد ملک میں سانس لے رہے ہیں۔یہ ایک کڑوی حقیقت ہے کہ ہمارے بیشتر ادارے عوامی امنگوں پر آج تک پورے نہیں اترے لیکن ہماری مسلح افواج اور حساس ادارے جن پر ہماری قوم فخر کر سکتی ہے ایمان، اتحاد، تنظیم انہیں کا ہی طرہ ءامتیاز ہے۔ ہماری مسلح افواج اور حساس ادارے خاص طور پر آئی ایس آئی اپنی اعلیٰ پیشہ وارانہ صلاحیتوں اور کارناموں کی وجہ سے دنیا میں امتیازی مقام رکھتیں ہیں۔بعض اوقات تو انہوں نے ملکی سالمیت اور دفاع کی خاطر ایسے کارنامے انجام دیئے ہیں کہ جن کو انسانی عقل معجزے کا نام دیتی ہے۔ کچھ عرصہ سے افوج پاکستان اور حساس اداروں کے خلاف ایک منظم شیطانی سازش چل رہی ہے۔ایک خاص تسلسل کے ساتھ حساس اداروں کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔تاکہ عوام الناس کا ان پر اعتماد اور یقین کم ہو جائے کیونکہ عوام کا اعتماد ہی ان کے جذبے اور طاقت کا سرچشمہ ہے۔امریکہ اور اس کے حواری پاکستان کے حساس اداروں کو منفی پراپیگنڈہ کے تیروں سے گھائل کرنے کی کوشش میں ہیں۔ان حالات میں ساری قوم کو اپنی افواج اور حساس اداروں پر بھرپور اعتماد اور حوصلے کا مرہم رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ کسی بھی بیرونی جارحیت کا موثر طریقے سے جواب دے سکیں۔اپنا ناک چاہے وہ چپٹا ہو یا پھینا مگر ہمیں زندہ رکھنے کے لیے سانس لینے میں وہی مدد دیتا ہے۔اس لیے کسی کا اونچا ناک دیکھ کر اپنے ناک کو برا نہیں کہنا چاہیے۔یہ ناک تو ویسے ہی وقار اور عزت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔جس کو کٹوانا کوئی بھی غیرت مند گوارہ نہیں کرتا۔ہماری مسلح افواج بھی ہمارے ملک کا "ناک" ہی ہیں جو ہمارے لیے وقار کی علامت ہیں۔ہمیں ان کو اپنی دعاؤں اور اعتماد کے جذبے سے اتنا سرشار کر دینا ہے کہ وہ تمام ملک دشمن عناصر کو "ناک آؤٹ" کر سکیں۔اس میں میڈیا سب سے کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے مگر اس بات کا دھیان رہنا چاہیے کہ زبان "ناک"

کو نہ لگائی جائے۔میڈیا زبان چلائے ضرور مگر مخالفین کی زبان بند کرنے اور اپنی فوج اور حساس اداروں کے دفاع کے لیے......!!مختلف ٹی وی چینلز اور اخبارات میں ہر قسم کے پروگرام اور خبریں جس میں سیاسی، مذہبی، کھیل وثقافتی ،فنون لطیفہ، حالات حاضرہ وغیرہ شامل کی جاتی ہیں مگر کبھی کسی نے یہ نہیں کیا کہ مسلح افواج کے ان ہیروز کے کارنامے بھی اس نئی نسل کو بتائیں تا کہ ان میں بھی ایسا کرنے کا جذبہ پیدا ہو سکے۔سال میں صرف ایک بار یوم دفاع منا کر ہم اپنا فرض ادا کر دیتے ہیں حالانکہ ہمارے پاس قومی ہیروز کی ایک طویل فہرست ہے جن سے شاید نئی نسل کی شناسائی بھی نہ ہو۔جیسے کبھی " گورے " ٹیپو سلطان کے نام سے ڈرتے تھے ویسے ہی انڈین ایئر فورس کے لیے ایم ایم عالم کے نام کی دہشت تھی۔جنہوں نے ایک منٹ سے کم وقت میں اپنے سے بہتر ٹیکنالوجی والے 5 انڈین لڑاکا طیاروں کو فضاء میں مار گرایا جو آج تک ایک ورلڈ ریکارڈ ہے۔شاید کوئی مائی کا لعل اس کو توڑ بھی نہ سکے۔اسی طرح اسکوارڈن لیڈر سرفراز رفیقی، اسکوارڈن لیڈر علاؤ الدین، اسکوارڈن لیڈر منیر، اسکوارڈن لیڈر اقبال، اسکوارڈن لیڈر عبدالحمید قادری، اسکورڈن لیڈر اطہر بخاری، اسکورڈن لیڈر بدر اسلام ، پائلٹ آفیسر راشد منہاس، فلائٹ لیفٹیننٹ یونس، فلائٹ لیفٹیننٹ خالد محمود، ونگ کمانڈر عبدالرزاق، وغیرہ پاک فضائیہ کے وہ شاہین تھے جن کی شجاعت پر قوم فخر کر سکتی ہے۔بلاشبہ پاکستان کے پائلٹس دنیا کے بہترین ہواباز ہیں۔جنوری 1983ء میں جب F16 طیاروں کی پہلی کھیپ نے سرگودھا بیس لینڈ کیا تو F16 کے موجد بھی حیران تھے کہ اتنے کم عرصے کی تربیتی پرواز کے بعد اتنی مہارت سے پاکستانی ہوا بازوں نے انہیں کیسے اڑا لیا؟پاک بحریہ بھی اتنے طویل وعریض سمندری سرحدوں کا دفاع بڑی کامیابی سے کرتی ہے۔بری فوج کے کارنامے بھی تاریخ کا حصہ ہیں جس میں آج تک اضافہ ہو رہا ہے۔دنیا میں ٹینکوں کی دوسری بڑی لڑائی 1965ء میں چونڈہ کے محاذ پر ہوئی جہاں سینکڑوں جوانوں نے اپنے جسموں پر بم باندھ کر دشمن ٹینکوں کی اس یلغار کو روک کر دنیا کو حیران کر دیا۔امریکہ بم بنا اور خوش کش بمبار بنوا سکتا ہے لیکن وہ اپنی قوم میں ایک بھی ایسا ہیرو پیدا نہیں کر سکتا اور ابھی تک کی معلوم تاریخ میں کوئی پیدا ہوا بھی نہیں جو اپنے جسم پر باندھ کر ملک کی خاطر جان کی قربانی دینے کی جرات کر سکے۔یہ سعادت پاک فوج اور پاک عوام کے حصے میں ہی آئی ہے۔پاک فوج کے شہداء کی کارناموں سے بھرپور ایک طویل فہرست ہے جن کیلئے ملکہ ترنم نے وہ مشہور ترانہ ''اے پتر ہٹاں تے نئیں وکدے'' گا کر پوری قوم اور پاک فوج کے جوانوں کا خون گرمایا تھا۔ملک کی سلامتی اور دفاع کی خاطر قربان ہونے والوں کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔سیاچن کے یخ بستہ پہاڑ ہوں یا تپتے صحراء ہمارے جوان ہمہ وقت ملک کے دفاع کے لیے جان ہتھیلیوں پر لیے تیار رہتے ہیں۔ملکی سالمیت میں جہاں مسلح افواج کا کردار ہے وہاں اس کے ادارے آئی ایس آئی نے بھی ملک کو تحفظ فراہم کرنے اور ملک کو پیش آنے والے خطرات کو پہلے سے بھانپ کر ان کا مناسب سدباب کر کے اپنا کلیدی کردار ہمیشہ احسن طریقے سے نبھایا ہے۔بے شک اپنی کارکردگی سے اس کو بھی مسلح افواج کی طرح دنیا کا بہترین انٹیلیجنس ادارہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔اس کے کارنامے حساس نوعیت کے ہونے کی وجہ سے عوام کے سامنے نہیں لائے جاتے۔مگر یہ بھی سچ ہے کہ یہ ہر وقت ہی حالتِ جنگ میں رہتے ہیں۔ملک کو پیش ممکنہ خطرات سے آگاہی ان کی بنیادی ذمہ داری ہے جس میں یہ اپنی مثال آپ ہیں۔پاکستان آج دنیا کا وہ واحد اسلامی ملک ہے جو ایٹمی پاور ہے۔اس میں ذوالفقار علی بھٹو کے بعد آئی ایس آئی اور مسلح افواج کا سب سے بڑا ہاتھ ہے۔انہوں نے اپنی مہارت سے بہت سی ملکی اور بیرونی سازشوں کو بے نقاب

کیا۔افغانستان اور روس کی جنگ میں اہم کردار ادا کیا۔ ہمارے پاس اتنا جدید اور اتنی مقدار میں اسلحہ بارود تو نہیں جیسا امریکہ کے پاس ہے مگر آج تک میدان جنگ میں ہماری فوج کو کسی بیرونی فوج کی مدد کی ضرورت نہیں پڑی۔ امریکہ آج تک کبھی صرف اپنی فوج کے بل بوتے پر جنگ جیت نہیں پایا۔ کیونکہ امریکہ اور اس کے حواریوں کے پاس ایمان، اتحاد اور تنظیم کا وہ جذبہ نہیں جو ہماری افواج کے پاس ہے۔اپنے آپ کو سپر پاور سمجھنے والے کو افغانستان میں شکست صاف دکھائی دے رہی ہے۔اس بے عزتی کو چھپانے کے لیے اب اس نے ہماری فوج اور اس کے اداروں پر الزامات لگانا شروع کر دیے ہیں۔جس سے امریکیوں اور اُس کے حواریوں کا ذہنی فتور سامنے آ رہا ہے۔ امریکہ اور اُس کے حواریوں کے موجودہ رویوں سے دکھائی دے رہا ہے کہ وہ ہماری فوج اور آئی ایس آئی کو دہشت گردوں کے ساتھ تعلقات کا الزام لگا کر ہمارے ملک کو دہشت گرد ریاست قرار دے کر اقتصادی پابندیاں لگانے اور ایٹمی تنصیبات تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ پہلی بار نہیں ہوا کہ امریکن فوج اور اس کے حساس ادارے ناکامی کا منہ دیکھ رہے ہیں اس سے پہلی بھی کئی بار ایسا ہو چکا ہے۔جیسے 1980ء ایران میں ایگل کلاء آپریشن میں ناکامی جمی کارٹر کی الیکشن میں شکست کی وجہ بھی بنی۔ایک دہائی تک 40 ممالک کی فوج لے کر اسامہ بن لادن کی تلاش میں خوار ہونے والا امریکہ اپنی سپر پاور کا بھرم رکھنے کیلئے اب الزام تراشیوں پر اتر آیا ہے۔کل تک پاکستان کے ٹکروں پر پلنے اور اسلام آباد کی سڑکوں پر پیدل چلنے والا حامد کرزئی بھی امریکی اور بھارتی زبان بول رہا ہے۔افغانستان میں امریکہ کا اعتراف شکست اب براک اوبامہ کے ساتھ ساتھ امریکہ کے زوال کا باعث بھی بنے گا۔خطے میں امن وامان قائم رکھنے کے لیے پاکستان میں امن ہونا لازمی ہے۔ جو مسلح افواج اور حساس اداروں کے بغیر ممکن نہیں اس کا احساس امریکہ کو بھی ہونا چاہیے کیونکہ صرف پاکستانی عوام یا پاکستانی تجزیہ نگار ہی نہیں دنیا کی ہر عوام نے امریکہ کی بدنامِ زمانہ انٹیلیجنس ایجنسی سی آئی کے بارے بہت کچھ لکھا لیکن امریکہ نے امریکی مفادات اور امریکی عوام کے تحفظ کے نام پر اُسے ہر وہ کام کرنے کی اجازت دی جو ریاستی دہشتگردی کے زمرے میں آتی ہے۔امریکہ میں چھپنے والی ایک کتاب (invisble Government) میں تو کھلے عام لکھا گیا کہ امریکہ میں دو حکومتیں کام کر رہی ہیں ایک وہ جو ہم اپنی سوکس کی کتابوں میں پڑھتے ہیں اور دوسرا امریکہ کا وہ صدارتی نظام جسے جمہوری کفن پہنا کر دنیا کے سامنے دفن کیا جاتا ہے۔آئی ایس آئی اگر پاکستان کے مفادات کا دفاع نہیں کرے گی تو کیا کرے گی۔امریکیوں کو اب احمقانہ انداز سے سوچنا ترک کر دینا چاہیے کہ یہی اُن کے مفاد میں ہے۔ورنہ ہم تیسری عالمی جنگ کے دہانے پر کھڑے ہیں اور امریکہ اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ اس بار وہ دوسری جنگ عظیم کی طرح محفوظ رہے گا۔

تحریر: سہیل احمد لون
سربٹن۔سرے